سقراط

www.ilmkidunya.com

ولادت: ۱۸۷۵ء

وفات: ۱۹۲۱ء

www.ilmkidunya.com

مہدی افادی

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اکتسابِ علم	علم کا حصول	کانشنس	ضمیر۔ زندگی کی آواز
انحراف	دور ہٹنا، چھوڑنا	مَربی	سرپرست، مہربان، تربیت دینے والا
جمادات	بے جان چیزیں	وحیدِ عصر	یکتائے زمانہ، جس کا اپنے زمانے میں کوئی جوڑ نہ ہو
رائیگاں	ضائع	مزاحمت	رکاوٹ

مشق

سوال نمبرا۔ مگر جواب تحریر کریں۔

(الف) سقراط کے مخالفین نے اُن پر کیا الزامات لگائے؟

جواب: سقراط کی فلسفیانہ نکتہ سنجیاں آخر میں اس کے ہم وطنوں کے لیے رشک و حسد کا باعث ہوئیں۔

www.ilmkidunya.com

ایک شاعر نے اس کی ہجو لکھی، جس کا منشا یہ تھا کہ سقراط نوجوانانِ ایتھنز کے اخلاق کو خراب کرتا ہے اور لڑکوں کو سکھلاتا ہے کہ اپنے والدین کی اطاعت سے انحراف کریں۔ عدالت نے اسی بنا پر سقراط کو مجرم ٹھہرایا۔

(ب) سقراط کے لیے کیا سزا تجویز کی گئی؟

جواب: سقراط کے لیے موت کی سزا تجویز کی گئی۔ جیل میں اسے زہر کا پیالہ دیا گیا۔ اس نے بے تکلف اپنے ہونٹوں سے لگایا اور اپنی جان دے دی۔

(ج) سقراط کو فوج میں کیوں بھرتی ہونا پڑا؟

جواب: اوئل عمر میں اقتضائے آئینِ ملکی اسے فوج میں داخل ہونا پڑا۔

(د) سقراط کے شاگردوں کے نام لکھیں۔

جواب: عمری ذنوفن اور افلاطون

www.ilmkidunya.com

(ہ)سقراط کی تعلیمات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: سقراط کی رائے میں موجودہ وقت کو کسی آنے والے دن کی امید پر رایگاں کر دینا بڑی غلطی ہے۔ وہ کسی چیز کا پس انداز کرنا اسی لیے ایک سرے سے فضول سمجھتا ہے۔ اِکتسابِ علم کے لیے اس کے خیال میں کسی وقتِ خاص اس کی قید نہیں۔ عمر کا ہر حصہ انسان کی معلومات کو ترقی دے سکتا ہے۔ اس کی رائے میں کتب بینی ہی ایک عیش ہے۔ جو ہر شخص کا اختیاری امر ہے۔ وہ ایک جاہل کو واجب الرحم سمجھتا ہے، مگر اس سے بھی زیادہ اس شخص کی ہمدردی کرتا ہے، جس کا مربی کوئی بدتہذیب اور تاریک خیال کا آدمی ہو۔

(و)سقراط نے کتنے برس کی عمر پائی؟

جواب: سقراط د470ء قبل مسیح میں پیدا ہوا اور399ء قبل مسیح اس نے وفات پائی تھی۔ سقراط نے 71 سال عمر پائی۔

سوال نمبر ۲۔ خالی جگہ مناسب الفاظ سے کریں۔

(الف) سقراط کا باپ ایک سنگتراش تھا۔

www.ilmkidunya.com

(ب) سقراط کے نزدیک کسی چیز کا پس انداز کرنا ایک فضول کام ہے۔

(ج) داروغہ جیل نے سقراط کو بھاگ جانے کی ترغیب دی۔

(د) سقراط کی طبیعت نے تیزی کے ساتھ فلسفہ کا اثر قبول کیا۔

(ہ) سقراط ایک جاہل شخص کو واجب الرحم سمجھتا تھا۔

سوال نمبر3۔ اس مضمون کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: خلاصہ

سقراط یونان کا نامور حکیم تھا وہ یونان کے شہر ایتھنس میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ سنگتراش تھا۔ کچھ عرصے سقراط نے سنگتراشی کا کام بھی کیا فلسفے کے شوق نے اسے فلسفی بنادیا۔ ملکی قانون کے مطابق اس نے فوجی تربیت حاصل کی اور کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ جنگ میں دو نامور زنوفن اور ایلسی باڈیز کی جان بچائی۔ لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد سقراط نے سادہ زندگی شروع کی

اس کی فلسفیانہ تحریریں بھی شائع ہوئیں۔

لازمی فوجی زندگی سے فراغت کے بعد سقراط پوری طرح سے درس وتدریس کی طرف راغب ہوگیا اور جگہ جگہ فلسفیانہ اندازِ بیان میں خطبے دینے لگا۔ جس سے لوگ فیض یاب ہوتے رہے۔ بعد ازاں آپ سے حسد رکھنے والے

www.ilmkidunya.com

چند عناصر نے آپ کے خلاف سازشیں شروع کیں اور الزام لگایا کہ نوجوان نسل کو والدین اور بزرگوں کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔ جس میں آپ کو قید اور بعد ازاں سزائے موت ہوئی۔ مصنف نے اس کے علاوہ افلاطون کی بیوی کی بد مزاجی کا بھی ذکر کیا ہے جس کے ساتھ زندگی گزار کر افلاطون میں صبر کا مادہ پیدا ہوا۔ افلاطون اور ذنوفن سقراط کے نامور شاگرد تھے جنہوں نے اُن کی زندگی کے حالات قلمبند کیے ہیں۔ مصنف کے مطابق سقراط علم کا دل دادہ تھا جو جاہلوں کو رحم کے قابل سمجھتا تھا اور ہمیشہ انسان کو انسانیت اور اعلی ظرفی کی تلقین کرتا تھا۔ اسی طرح وہ شہرت کو دیوانگی سے تعبیر کرتے ہوئے ضمیر کی آواز سننے پر مجبور کرتا تھا۔

ہر شخص کو اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔ عام مقبولیت کی خواہش ایک دیوانگی ہے جو بات عقل کے معیار پر پوری اترتی ہو اور جس کی سچائی کا یقین ہو۔ اس بات پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔

سوال نمبر 4۔ درج ذیل الفاظ درست اعراب کے ساتھ لکھیں۔

جمادات، پیروی، رشک و حسد، استقلال، ذلت۔

الفاظ	اِعراب کے ساتھ
جمادات	جَمَادَاتَ

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

پیروی	پَیرَوِی
رشک و حسد	رَشک وَ حَسَدَ
استقلال	اِستِقلالَ
ذلت	ذِلَتّ

سوال نمبر5. تحریک پاکستان کے کسی رہنما کی زندگی اور خِدمات پر ایک مفصل مضمون لکھیں۔

قائداعظم کی زندگی اور خدمات

تحریک پاکستان اصل میں مسلمانوں کے قومی تشخیص اور مزہبی ثقافت کے تحفظ کی وہ تاریخی جدوجہد تھی جس کا بنیادیمقصد مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور بحیثیت قوم ان کی شناخت کو منوانا تھا۔ جس کے لیے علیحدہ مملکت کا قیام از حد ضروری تھا۔ یوتحریک پاکستان کا باقاعدہ آغاز 23 مارچ 1940ء کے جلسے کو قرار دیا جاسکتا ہے مگر اس کی اصل شروعات تاریخ کے اس موڑ سے ہوتی ہے جب مسلمانان ہند نے کانگرس سے اپنی راہیں جدا کرلی تھیں۔

www.ilmkidunya.com

قائد اعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام پونجا جناح تھا آپ کی پیدائش پر آپ کا نام محمد علی رکھا گیا۔ والدین نے آپ کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جس کے لیے آپ کو چھ سال کی عمر میں مدرسے میں داخل کیا گیا بعد میں ابتدائی تعلیم کے لیے گوکل داس پرائمری سکول داخل کیا گیا اس کے بعد سندھ مدرسہ سے پندرہ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان اعلی نمبروں سے پاس کیا 1892ء میں وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد اعلی تعلیم کے لیے لندن چلے گئے 1896 میں بیرسٹر بنے جس کے بعد آپ لندن سے کراچی واپس تشریف لے گئے 1902ء میں وکالت کے سلسلے میں آپ بمبئی تشریف لے گئے اور یہاں قائد اعظم محمد علی جناح نے سخت مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود بہت حوصلہ اور بہادری کے ساتھ کام کیا قائد اعظم نے دسمبر 1904ء میں بمبئی میں کانگرس کے بیسویں سالانہ اجلاس میں شرکت کر کے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا اس وقت ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے 1906ء میں آل انڈیا کانگرس میں شمولیت اختیار کی۔ محمد علی جناح 60 رکنی امپیریل مشاورتی کونسل کے ممبر بن کے قائد اعظم علی جناح مسلمانوں کے حقوق کے حوالے سے بڑے سرگرم تھے اس سلسے میں انہوں نے کم عمری کیشادی اور مسلمانوں کے وقف کے حق کو قانون شکل دینے کے لیے کام کرتے رہے 1913میں محمد علی جوہر اور سید وزیر حسن اور دیگر مسلم قیادت آپ کو مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ لیکن چونکہ اس وقت تک مسلم لیگ بڑے نوابوں کی جماعت تھی اس لیے آپ کا رجحان کانگریس کی طرف رہا جس کے لیے آپ نے مسلم لیگ اور کانگریس کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش

کی جس کے نتیجہ میں یثاق للکھنو ہوا محمد علی جناح ان دونوں جماعتوں میں اتحاد کے علمبردار کی حیثیت حاصل تھی پہلی جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد برطانوی حکومت اپنے وعدوں سے منحرف ہو کر سیاسی اور سماجی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی۔ جس سے سارے برصغیر میں تحریک شروع ہوگی اور حکومت نے مارشل لاء نافذ کر دیا اس تحریک کی قیادت مسٹر گاندھی نے کی آپ نے کانگرس میں اس کی مخالفت کی آخر یہ تحریک ناکام ہوگی۔

1920ء میں قاید اعظم کانگریس سے ہندو کی ذہنیت کو سمجھتے ہوے الگ ہو گیے 1930ء میں لندن میں دوسری گول میز کانفرنس میں شریک ہوے اس میں علامہ محمد اقبال بھی شریک تھے جنہوں نے 1930ء میں مسلم لیگ کے اجلاس الہ آباد میں اپنا خطبہ صدرات میں ایک متحدہ اسلامی ریاست کے قیام کی نشاندہی کی اس کے بعد دو رہنماوں کی ملاقاتیں ہولی جس میں علامہ اقول نے اپنے نقطہ نظر کی مزید وضاحت کی قاید اعظم برصغیر کی سیاست بیزار ہو کر واپس انگلستان چلے گیے 1933ء میں لیاقت علی خان جب لندن آے انہوں نے قاید اعظم سے ملاقات کی اور برصغیر آکر مسلمانوں کی قیادت کرنے کی درخواست کی اس پر آپ 1934ء میں برصغیر تشریف لاے یہاں آکر آپ نے مسلم لیگ کو با حیثیت جماعت متحرک اور منظم کیا۔ قاید اعظم محمد علی جناح 1935ء میں بمبی کے مسلم لیگ کے اجلاس پارٹی کہ منظم کرنے کے اختیار دیے گیے جس پر آپ نے تمام برصغیر کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران آپ نے مسلمانوں کو آنے والے خطرات اور اس سے نمٹنے کے لیے تیار کیا۔

www.ilmkidunya.com

1908ءکی مسلم لیگ جو بڑے لوگوں کی جماعت سمجھی جاتی تھی. قائد اعظم علی جناح کی قیادت میں مسلمانان برصغیر کی آنکھوں کا تارہ بن گئی اور اس طرح ملت کا دل افسردہ اور پاشکستہ قافلہ سخت جاں جو اگرچہ تھا تو عشق کی وادی میں ہی مگر رہنماؤں کی جلد بازیوں سے دلبرداشتہ ہو کے حوصلہ ہار بیٹھا تھا دوبارہ کمر بستہ ہوا اور ایک تازہ دلوے کے سا تھ قائد اعظم کی رہنمائی میں راسکماری سے لے کر پشاور تک رواں دواں ہو گیا وہ مسلمان ملت برصغیر جس میں شرح خواندگی تین فیصد سے بھی کم تھی۔ مگر دنیاوی اعتبار سے وہی سادہ اور ناخواندہ مسلمانوں نے جو سامراجی قوتوں کے ستائے ہوئے اور ہندوؤں کی تنگ نظری چھوت چھات کے ذلت آمیز رویوں اور سودی ناانصافیوں کا شکار تھے انہوں نے تاریخ کا وہ عظیم الشان سفر اپنے عظیم قائد کے ساتھ طے کیا اور پوری دنیا کو حیران کر دیا جس نے اقوام عالم کی تاریخ میں بالکل نے اور انوکھے انداز انقلاب کا آغاز کر دیا۔

23 مارچ 1940ء کے اجلاس میں جب قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ قائد اعظم نے فرمایا اسلام اور ہندو دھرم محض مذہب نہیں در حقیت دو مختلف معاشرتی نظام ہیں اس لیے خواہش کو خواب و خیال ہی کہنا چاہیے کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک مشترکہ قومیت کی تشکیل کر سکیں گے ظاہر ہے کہ پاکستان کسی فوجی مہم جوئی کے ذریعے وجود میں نہیں آیا اور نہ ہی کسی نے اسے بزور طاقت اور بذریعہ ہتھیار حاصل کیا بلکہ ووٹ کے ذریعے بننے والی دنیا کی تاریخ کی واحد منفرد ریاست ہے 20مارچ 1941ء کو قائد اعظم نے مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا خوب یاد رکھیے ! یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔

یہ سلطنت مغلیہ کے زوال سے لیکر اب تک سب سے بڑا کام ہے جو آپ نے اپنے ذمے لیا ہے اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ منزل تک پہنچنے کے لیے تمام وسائل کو کام میں لانا پڑے گا ہر ممکن طریقے سے مکمل تیاری کرنی پڑے گی 15 نومبر1942ء کے قائد اعظم کے بصیرت افروز اور چشم وکش خطاب میں بھی آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ پاکستان کا طرز حکومت کیا ہوگا؟ پاکستان کے طرز حکومت کا تعین کرنے والا میں کون ہوتا ہوں مسلمانوں کا طرز حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل قرآن مجید میں ہماری

رہنمائی کے لیے موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔ آج پھر اس ملت پاکستان کو ایک ایسے رہنماء کی ضرورت ہے۔

6دسمبر1943ء کو کراچی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے 31 ویں اجلاس سے خطاب کے دوران قائد اعظم نے فرمایا وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں وہ کون سی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے وہ کون سا لنگر ہے جس نے اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گی ہے وہ رشتہ ، وہ چٹان ، وہ لنگر اللہ کی کتاب قرآن کریم ہے مجھے امید ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں نے قرآن مجید کی برکت سے زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا ایک خدا، ایک کتاب، ایک

رسول، ایک امت۔ قائد اعظم کا یہ خطاب کسی تبصرے یا وضاحت کا محتاج نہیں اس کا لفظ لفظ تو پکار رہا ہے کہ یہ بات کہنے والا اُمت کے حقیقی تصور سے بھی آشنا ہے اور خدا، کتاب اور رسول کو مان لینے کے لازمی نتائج سے بھی

www.ilmkidunya.com

باخبر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قائداعظم کا یوم پیدائش منانے کے لیے اپنے قائد کے ہر فرمان کو بھی مانے اور پنی نسل کو بھی اپنے قائد کی روشن سیرت و کردار سے متعارف کروائیں اگر ہمارے رہنماء اور قوم قائداعظم جیسی سیرت و کردار کا مظاہرہ کریں تو ہم آج بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

رُموزِ اوقاف:

واوین(" "): جب کوئی اقتباس دیا جائے ایک قول نقل کیا جائے تو اس کے آغاز اور اسلام پر یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے: "خُدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"

سوالیہ (؟): یہ ملامت سوالیہ جملوں کے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ جیسے - کیا ہے؟ تم کہاں ہو؟ میچ کون جیتا؟ وغیرہ

ندائیہ یا فجائیہ (!): کسی کو مخاطب کرنا ہو تو ندائیہ کی علامت لگائی جاتی ہے اور کسی بھی جذبے؛ محبت، نفرت، حقارت، خوف،

www.ilmkidunya.com

تعجب، غصہ، خوشی، تنبیہ یا تحسین کا اظہار کرنا مقصود ہو تو یہ علامت بطور فجایہ لگائی جاتی ہے۔

لڑکے ! زرا ادھر آو۔

خبردار ! وہاں خطرہ ہے۔

شاباش ! تو ضرور کامیاب ہو گیے۔

افسوس ! تم سے اتنا بھی نہ ہو سکا

سوال نمبر6 :درج بالا رموز اوقاف کو استعمال کرتے ہوئے کم از کم پانچ جملے لکھیں۔

واوین(" ")　　　سوالیہ (؟)　　　ندایہ یا فجایہ (!)

جواب: (1) سقراط کا قول ہے " جاہل آدی واجب الرحم ہوتا ہے" (واوین)

(۲) حدیث نبوی ہے "علم مومن کی میراث ہے " (وادین)

(۳) جمال کیوں روتا ہے؟ (سوالیہ)　**(۴)** حارث نے امجد کو کیوں مارا؟ (سوالیہ)

(۵) الماس ! ذرا پانی دے دو۔ (فجایہ)　**(6)** شاباش مشال ! تم نے خوب بیٹنگ کی۔ (فجایہ)

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر7۔ دیے گئے مضمون پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتائیے کہ مصنف نے کس حد تک سقراط کی شخصیت اور کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے قارئین کو متاثر کیا ہے؟

جواب: مصنف مہدی آفادی نے اگرچہ ایک بہت ہی مختصر مضمون میں سقراط کی زندگی اور کارہائے نمایاں کا احاطہ کیا ہے۔ لیکن مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ اوہ اتنا جامع ہے کہ سقراط کی پوری زندگی اور نظریات و خیالات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے مصنف نے سقراط کی ابتدائی زندگی اس کی سنگتراشی اور فوجی خدمات کا بھی اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔ اور اس کی فلسفیانہ موشگافیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کے خیالات اور نظریات کو بھی مختصر اور جامع الفاظ میں بیان کیا ہے۔ جس سے قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

سقراط کی نظریات جو ہم اس مضمون سے اخذ کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے اور اسے آزادی کے سا تھ زندگی گزارنے کا حق ملنا چاہیے۔ بچوں پر والدین کی بے جا پابندیوں کے بھی خلاف ہیں اور حکومت وقت کے بعض قوانین ابھی مخالف ہے۔

www.ilmkidunya.com